السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علماء دین کہ شعیہ لوگ اہل سنت پر اعتراض کرتے ہیں۔ کہ تم نبی کی وفات اور بزرگوں کے عرس کو سال بسال باعث سرور خر نسمجھتے ہو اور ہم پر عید غدیر اور عید بابا شجاع الدین اور محرم میں امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ماتن کی وجہ سے ہم پر اعتراض کرتے ہو حالانکہ تمہارے اور ہمارے عمل میں کوئی فرق نہیں اور ہم پر امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے تعزیہ کی وجہ سے اعتراض کرتے ہو۔ حالانکہ تمہارے اور ہمارے عمل میں کوئی فرق نہیں۔ اور تم ہم پر ماتم کی وجہ سے اعتراض کرتے ہو۔ اور اس کو وہمی چیز بتاتے ہو۔ اور نعل کی تصویر کو موجب برکت سمجھتے ہو تمہارا اور ہمارا کیا فرق ہے اس کو حل فرمائیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

شعیہ کا اعتراض ہم پر بے جا ہے۔ شاہ عبد العزیز نے تحفہ اثنا عشریہ کے گیارہویں تحفہ میں خواص مذہب شعیہ کی پندرہویں شق کے تحت لکھا ہے۔ کہ تصاویر کو ایک بعینہ چیز سمجھنا اور یہ وہم بہت سے بے وقوفوں پر مسلط ہے۔ کے وہ دریا یا فوارہ کے پانی اور چراغ کے شعلہ کی تصویر کو واقعی پانی یا آگ سمجھنے لگتے ہیں۔ شعیہ ایسی ہی عادات میں بتلا ہیں۔ وہ عاشورہ کے روز کو سال بسال امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کا دن سمجھ کر ماتم و نوحہ شیون کرتے ہیں۔ جیسے کہ جاہل عورتیں اپنے عزیزوں کی موت پر سال بسال نوحہ کرتی ہیں۔ اور ان کو اتنا بھی معلوم نہیں ہوتا کہ جو وقت نکل چکا ہے وہ کبھی واپس نہیں آتا۔ اور امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شہید ہوئے آج بارہ سو سال گزرے ہیں۔ پھر آج کا دن اس دن سے کیا نسبت رکھتا ہے۔ اگر اعتراض کیا جائے کہ عید کا دن سال بسال کیوں منایا جاتا ہے۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ ہر سال اللہ تعالیٰ کی نعمت کے شکر کے طور پر سال بسال عید منائی جاتی ہے۔ کیونکہ ہر سال حج و قربانی اور رمضان شریف کے روزے رکھے جاتے ہیں۔ یعنی یہاں سبب خوشی ہر سال نیا ہو جاتا ہے۔ اور امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کے روز ہر سال نیا سبب پیدا نہیں ہوتا اور جو لوگ ہر سال مہرجان اور نوروز کی عیدیں مناتی ہیں۔ ان میں بھی نیا سبب ہوتا تھا۔ کہ ہر سال نئے غلے پیدا ہوتے ہیں۔ اور انکی عید بابا شجاع الدین اور عید غدیر بھی اسی وہم فاسد پر مبنی ہے۔ اس تقریر سے یہ بھی معلوم ہوا کہ وحی کے نزول کے دن اور معراج کی رات کو شریعت نے کیوں عید قرار نہیں دیا۔ اور نہی آپ ﷺ کی وفات پیدائش کے دنوں کو غم اور خوشی کا دن سمجھا گیا ہے۔ اور عیدین کے دنوں کو کیوں عید قرار دیا گیا ہے۔ اور عاشورا کے دن کا روزہ کیوں منسوخ ہو گیا۔

اور سولہویں شک یہ ہے کہ وہ ایک تصویر کو اصل حقیقت سمجھتے ہوئے۔ چھوٹے بچے بھی اس وہم میں بتلا ہوتے ہیں۔ کہ مٹی کے گھوڑے بنا کر ان کو اصل سمجھ کر خوش ہوتے ہیں اور کپڑوں کی گڑیاں بنا کر ان کی شادی کرتے ہیں۔ اور خوشی مناتے ہیں اور شعیہ وہیات میں حد سے زیادہ بتلا ہیں۔ وہ امامین اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی کی قبروں کی تصویریں بناتے ہیں۔ اور ان کو اصلی قبریں بنا کر ان کی تعظیم کرتے ہیں۔ سجدے میں گرتے ہیں ان سے مکھیاں اڑاتے ہیں۔ اور مشرکوں کیطرح شرک کو داد دیتے ہیں۔ ان بابالغ پیروں اور چھوٹے بچوں میں کیا فرق ہے۔؟

شاہ صاحب کی تقریر سے معلوم ہو گیا کہ آپ ﷺ کی پیدائش یا وفات کے دن کو کیوں غمی اور خوشی کا دن مقرر نہیں کیا گیا۔ یہی وجہ ہے کہ متقدمین سلف صالحین ان مجالس کو کیوں منعقد نہیں کیا کرتے تھے۔ حالانکہ وہ آپ پر جان قربان کیا کرتے تھے۔ اور نعل کی تعظیم بھی سلف صالحین سے ثابت نہیں ہے کہ شعیہ ہم پر اعتراض کریں۔ کیونکہ اہل سنت کے معتقد اور ائمہ نے ایسا نہ کیا اور جب ہم تصویر کو وہمیات سے سمجھتے ہیں۔ تو اس صورت میں شعیہ کا اعتراض ہم پر کیسے اعتراض ہو سکتا ہے۔ باقی جو لوگ بزرگوں کے عرس کرتے ہیں۔ نہ ہمارے عقیدے کے آدمی ہیں نہ ہم ان کو اپنے آدمی جانتے ہیں۔ شعیہ ان پر جا کر اعتراض کریں۔ ہم پر اعتراض کرنے کا ان کا کوئی حق نہیں۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

[فتاویٰ علمائے حدیث]

جلد 11 ص 391-394

محدث فتویٰ